بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر
BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کاندر دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح و آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۱ سلسلۃ الجدید جلد ۲ — محرم ۱۳۲۴ ھجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام. مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء — نمبر ۱۱ سلسلۃ القدیم جلد ۵

جمعۃ المبارک

گرچہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ ۲۰

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم [illegible]

عام قیمت ما بعد سے فی پرچہ ۳ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے. ان سے بحساب ... بعد لیجاویگی. نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے. خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے. جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا. رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے. مینیجر

لوکل ... عمہ. افریقہ ... صر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدم از دوری ازاں عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا. دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے. سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا. چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا. نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے. پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا. ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا. ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا. ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا. نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا. دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو.

اطلاع. اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے.

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں. ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے. اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۲ بار. آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا. اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا. اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا. استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ. ۳ بار. رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت. اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں. بعد اس کے آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

۲۰ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۹- مارچ ۱۹۰۶ء- ۱- "زلزلہ آنے کو ہے ہمارے لئے عید کا دن"

۲- رب لا تری زلزلۃ الساعۃ- رب لا ترنی موت احد منھم-

ترجمہ- اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا- اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھ کو نہ دکھلا-

۳- "جس سے تو بہت پیار کرتا ہے- میں اس سے بہت پیار کرونگا- اور جس سے تو ناراض ہے- میں اس سے ناراض ہونگا" یعنی تیرا کسی سے محبت کرنا اس کو ایسی آفت سے بچائے گا- تیرا کسی سے ناراض ہونا اس کو ایسی آفت میں مبتلا کرے گا-

۴- اینما تولوا فثم وجہ اللہ

ترجمہ- جس طرف تیرا منہ ہوگا- اسی طرف خدا بھی منہ کریگا یعنی جس سے تجھے محبت ہوگی- خدا بھی اس سے محبت کریگا- اور اسے بچائے گا-

۵- "خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں" یعنی خدا تمام کام تیری مراد کے موافق کریگا-

۶- "واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک"

ترجمہ- اور وہ تمام عذاب کہ مخالفین- منکرین ظالمین کے لئے خدا کا وعدہ ہے- خواہ ان میں سے کچھ تجھے دکھلا دیگا- اور یا تجھے وفات دیگا- اور بعد میں وہ سب کچھ پورا کرے گا- یاد رہے- کہ قرآن شریف کے طرز بیان کے موافق اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ میری زندگی میں مخالفین کو بشرطیکہ نہ کرنے توبہ کے ان کی زبان درازیوں اور شوخیوں کی کچھ سزا دے گا- کیونکہ انہوں نے تقویٰ سے کام نہ کیا-

۷- قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین

یعنی کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا محض خدا کے لئے ہے- جو رب العالمین ہے- نہ کسی اور کام کے لئے- اور پہر زلزلہ کی طرف اشارہ کرکے یہ الہام ہوا-

۸- "رب ارنی آیۃ من السماء اکرام مع الانعام"

ترجمہ- اے میرے رب مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا- اس نشان کے ظہور کے وقت خدا ایک عزت دیگا- جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا-

نوٹ- مذکورہ بالا الہامات- ۹- مارچ کے اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ کے بھی شائع ہو چکے ہیں-

۱۱- مارچ ۱۹۰۶ء } چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

۱۲- مارچ ۱۹۰۶ء- انی مع الافواج آتیک بغتۃ

ترجمہ- میں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤنگا-

۲- ولنجعل لک سھولۃ فی کل امر

ترجمہ- اور تاکہ ہر بات میں تیرے واسطے ہم آسانی کر دیں

۳- ان ربک فعال لما یرید

ترجمہ- تحقیق تیرا رب کرنیوالا ہے جو کچھ کہ چاہے-

۱۳- مارچ ۱۹۰۶ء- ۱- "مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ- مگر عورتیں نہ جاویں-

۲- انا اعطینٰک الکوثر- فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر

ترجمہ- تحقیق ہم نے تجھے کوثر عطا کیا- پس نماز پڑھ اپنے رب کے لئے- اور قربانی کر- تحقیق تیرا دشمن بے نسل ہے

۳- ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ

ترجمہ- اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ چاہے تو اسے پناہ دے-

۴- سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون

ترجمہ- ان کے لئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے- وہ نہیں ایمان لائیں گے-

۵- رؤیا- خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ میں ایک درخت رکھکر لائے ہیں جو پھل دار ہے اور جب مجھ کو دیا- تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا- جو بیدانہ توت کے درخت کے مشابہ تھا- اور نہایت سبز تھا- اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا- اور پھل اس کے نہایت شیرین تھے- اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیرین تھے- مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا- ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا- میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی- میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدا کے ناصر ہے- کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کریگا- جو خوق العادت ہوگی-

۱۴- مارچ ۱۹۰۶ء- ۱- انت سلمان منی یا ذا البرکات-

ترجمہ تو سلمان ہے اور مجھ سے ہے اے صاحب برکات فرمایا- یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے- جو کہ آپنے اصحاب میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا تھا-

نوٹ- حضرت مرزا صاحب فارسی الاصل ہیں اور آپ کے مسیح موعود ہونے میں آنحضرت کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی ہے کہ مسیح فارسی الاصل ہوگا- اور

۲- "چمک دکھلاؤنگا تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی زلزلہ کا نشان پانچ مرتبہ ظاہر ہوگا-

ہفتہ قادیان

۱- حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں-

۲- کتاب چشمہ مسیحی شائع ہو گئی ہے قیمت ۳ر- میر مہدی حسین صاحب ملازم کتب خانہ سے ملسکتی ہے-

۳- سردار اقبال سنگہ صاحب برادر سردار فضل حق صاحب جو کہ ۱۸ سال کی عمر کے ہیں- اسلام کی خوبیوں پر شیدا ہو کر برضا و رغبت خود پولیس میں اطلاع کر کے ۱۴- مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے نام محمد اقبال رکھا گیا-

۴- اس ہفتہ میں جملہ دیگر مہمانوں کے ایک حاجی الٰہی بخش صاحب ہیں- جو اسی سال حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر واپس آتے ہوئے راستہ میں قادیان میں ٹھہر گئے- چونکہ وہ گھر نہیں گئے- انہوں نے جلد گھر جانے کے واسطے حضرت سے اجازت طلب کی- تو آپ نے فرمایا- کہ آپ چند دن اور یہاں قیام فرماویں-

فرمایا- اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی سلسلہ قائم ہوتا ہے تو وہ بھی ایک حج کی جگہ ہوتا ہے- لکھا ہے- بایزید نے ایک مرید کو جو حج کا ارادہ رکھتا تھا کہا کہ تو میرے گرد سات مرتبہ طواف کر یہی تیرا حج ہو جائیگا-

زلزلہ والی پیشگوئی کے پورا ہونے پر بیرونی شہادتیں

(۶) از دفتر اخبار "دلشاد" میرٹھ شہر۔

نمبر ۲۶۳/۱۴ ۔ ۸ مارچ ۱۹۰۶ء

مکرمی۔ تسلیم نیاز۔

۲۸ اور ۲۷ ماہ فروری کی درمیانی شب کو زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا کہ الاماں! تمام در و دیوار کشتی کی مانند ڈگمگانے لگے۔ اور ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا ہیبت ناک نقشہ تمام اہل میرٹھ کی آنکھوں کے روبرو کھچ گیا۔ ہندو رام رام۔ مسلمان اللہ اللہ پکارنے لگے۔ میرا رہائشی مکان اس زلزلہ کا نشانہ بن گیا۔ ایک دیوار تڑق گئی۔ مجھے اس زلزلہ کے آنے سے خوشی اور رنج دونوں ہوئے۔ رنج اس اندیشہ سے ہوا۔ کہ کہیں ۴۔ اپریل کی طرح خدانخواستہ زیادہ نقصان نہ ہوا ہو۔ اور خلق خدا ضائع نہ ہوئی ہو۔ خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک دعویٰ کی تصدیق اچھی طرح سے ہو گئی۔ جسے وہ عرصے سے بطور پیشین گوئی پبلک پر ظاہر کر رہے تھے۔ میں نہ تو آپ کے فرقہ کا ممبر ہوں۔ اور نہ مرزا صاحب کا مرید۔ تاہم چونکہ انصاف پسند شخص ہوں۔ اس لئے یہ مختصر تحریر اطلاعاً ارسال خدمت ہے "دلشاد" میں احمدی خبروں کے لئے علیحدہ کالم وقف ہے۔

(۷) حضرت اقدس حضرت عبدالقادر قادیانی جناب مرزا غلام احمد صاحب۔ رئیس۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

یا حضرت عبدالقادر قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میں نے جناب کے زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوتی ہوئی ۲۸۔ فروری کی رات کو دیکھ لی ہے۔ اور آئندہ کے زلزلہ کی پیشگوئی سے دل سے ڈرتا ہوں۔ چونکہ میں اس قدر گنہگار ہوں۔ کہ شاید اس وقت میرے برابر کوئی بشر نہ ہوگا۔ اس لئے ادب سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ میرے لئے دعا فرماویں۔

میرا پختہ یقین اس بات پر ہے۔ کہ بغیر حضور کی دعا کے میری بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ اے عبدالقادر قادیانی۔ اے رسول اللہ تو مستجاب الدعوات ہے۔ دعا کریں۔ کہ میرے والد کو جس سے آپ کی مخالفت کی باتیں سنتا ہوں۔ خدا ایمان عطا فرماوے۔ عاجز رکن الدین مدرس گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ

چھاؤنی انبالہ میں خشمناک عذاب

(منقول از الحکم)

یوں تو خدا کے سچے رسول حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کے ناپاک سمندر میں ہر ایک ممالک کے مخالف غوطے کھا رہے ہیں۔ اسی طرح انبالہ توپخانہ بازار بھی اسی مہلک مرض میں گرفتار ہے۔ مگر یہاں مخالفت۔ جہالت۔ تعصب۔ ہر سہ نے اپنا دخل کر رکھا ہے۔ تعصب کا یہ حال ہے۔ کہ چند احمدی جو نووارد تھے۔ مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ اور ملاں سے دریافت کیا کہ محمد یوسف احمدی کا مکان کون سا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ مکان بتلاوے کہنے لگا۔ تم ہرگز اس کے پاس نہ جانا اور نہ اس سے ملنا۔ وہ تو مرزائی ہے۔ اگر تم ملو گے۔ تو تم بھی مرزائی ہو جاؤ گے۔ جہالت کا یہ حال ہے۔ کہ دیویوں "تک کی پرستش کرتے ہیں۔ مخالفت کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کسی دس برس کے بچے کے روبرو حضرت مرزا صاحب کا ذکر کیا جاوے۔ تو وہ گالیاں دینے لگتا ہے۔ اور بڑوں کا تو کیا کہنا۔ اول تو لوگ اس قابل ہی نہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب کو سمجھ سکیں۔ اور اگر دو چار ایسے بھی ہیں۔ تو عوام کو بہکاتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی کتابیں مت پڑھو۔ ان پر جادو کیا ہوا ہے۔ اور حضرت اقدس کی شان پاک میں بیہودہ الفاظ نکلتے رہتے ہیں۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے عظیم الشان زلزلے نے ان لوگوں کی زبانیں بند کر دی تھیں۔ مگر جب زلزلہ کو ایک عرصہ گذرنے لگا۔ تو ان کی خباثت کا تھرمامیٹر بھی ۱۲۰ درجہ پر ترقی کر گیا۔ اور یہ مخالفین جب مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کے پرزور۔ دندان شکن لیکچروں سے بھی جب اپنی خباثت سے باز نہ آئے۔ تو خدا کے سچے وعدے کا ظہور ہوا۔ اور اس پاک معبود نے ایک قہری نشان ظاہر کیا۔ یعنی تاریخ ۲۲ فروری کی شام کو بوقت ۴ بجے شام ایک میگزین سے ایک دھواں نکلنا شروع ہوا۔ اور آسمان کی جانب روانہ ہوا۔ اس دھوئیں میں اس قدر روشنی تھی۔ جیسے کہ بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ اور ایسی گڑگڑاہٹ تھی۔ جیسے توپیں سر ہوتی ہیں۔ یہ دھواں شمال سے اٹھ کر جانب جنوب روانہ ہوا۔ اس کے راستہ میں ایک پختہ عمارت تھی۔ جہاں چیچک کا ٹیکہ لگایا جاتا تھا۔ اس کی چھت کو صاف اڑا دیا۔ بس اسی پر خیر نہیں ہوئی۔ وہاں سے یہ خدا کا زبردست نشان گورنمنٹ بوچری پر جا پڑا جو اس جگہ سے قریباً ۲ فرلانگ تھی۔ اس پختہ عمارت کی چھت کو بالکل اڑا دیا اور احاطہ کی ایک دیوار کو گرا دیا۔ اور دو تین آدمیوں کو خفیف سی چوٹیں بھی آئیں۔ اور یہاں پر چار بیل گاڑی کھڑی تھیں جس میں تین کو الٹ دیا۔ اور ایک عظیم الشان گیگر کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا۔ اور ۷۔ ۸ گیگروں کے تنے توڑ دئے۔ ترازو جو اس جگہ گڑا ہوا تھا۔ اس کا ایک پلڑا قریب ایک فرلانگ باہر کھیت میں گرا۔ اس کے بعد پولیس کی چوکی کے سائبان کو گرا کر یہ دھواں غائب ہو گیا۔ مخالفین کے دلوں میں اس قہری نشان نے ایک بڑی گھبراہٹ پیدا کر رکھی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم اپنے مامور کے طفیل سے ان آسمانی عذابوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ۲۴۔ فروری ۱۹۰۶ء

رقیمہ نیاز

احقر نصیر احمد ولد شیخ محمد یوسف احمدی کمسریٹ ایجنٹ توپخانہ بازار کیمپ انبالہ

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

اخی مکرم جناب مفتی محمد صادق صاحب زاد عنایتہ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مولوی عبدالکریم صاحب شہید مرحوم کے متعلق چند ابیات درج اخبار بدر فرما کر مشکور فرماویں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی عبدالکریم خوش خصال — نیک بخت و پارسا شیرین مقال
کردہ ہجرت از نہ صدق و یقین — آمدہ در قادیان با نور دین
تن بخدمت داد عزمِ صدق و صفا — بکمر بستہ بخدمت سالہا
شد بفیض مہدیٔ آخر زمان — عالم متبحر قرآن دان
بر سرِ اعدائے دین شمشیر تیز — آنچنان می زد کہ کردے ریزریز
کردہ تا بسیفے خلافت راشدین — در گسستہ تار و پود رافضہ
کیچرے ہم داد در کافہ انام — خوب واضح کرد اصلاح عوام
چونکہ عاشق امام وقت بود — ہم بوعظ و خطبہ ذکرش می نمود
ہمچنین احقاق حق را می نمود — روز و شب ابطال باطل کار بود
... — ... الجرم آمد پیام
اولاً سرطان بہ پشتش رو نمود — حملۂ او گرچہ صعب و سخت بود
لیک بود اعجاز آن مہدی وقت — از دعائیش رفع شد آن مرض سخت
گشت ذات الجنب من لوراپدید — شد بعمر چہل و ہفت آخر شہید
ماہ شعبان بد گذشتہ یازدہ — نیز بست و سہ قرن چار دہ
خادم مہدی امام آخرین — چون سپردہ جان باجان آفرین
آمدہ از عالمِ بالا ندا — آمدی خوش بدی صد مرحبا
چونکہ او در دین حق خادم بدہ — مدفن او شد بہشتی مقبرہ
اے خدا خادم بنام مصطفےٰ — سید کونین احمد مجتبےٰ
بخش بہرِ مولوی عبدالکریم — جنت الفردوس اے رب رحیم

احقر العباد۔ محمد حسین خان ہلواروی۔ از نانگوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وحدت

رقم زدہ میاں معراج الدین عمر صاحب

(جو ہفتہ وار جلسہ احمدیہ لاہور میں ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء کو پڑھا گیا تھا)

خدا ایک ہے۔ یہ ایک ایسا جملہ ہے۔ کہ جس کے ماننے سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کی بے انتہا صفتیں اپنے اپنے محکموں میں جدا جدا کام کر رہی ہیں۔ رحیمیت۔ رحمانیت خالقیت۔ ربوبیت۔ ستاریت وغیرہ صفتیں جن کا شمار اور حد کوئی انسانی قلم نہیں کر سکتا۔ اور کوئی دفتر ان کو گنجائش نہیں دے سکتا۔ یہ تمام محکمے اپنے کام اس طریق پر کر رہے ہیں کہ ایک دوسرے کو خبر بھی نہیں ہونے پاتی۔ کہ وہ کام کر لیتا ہے البتہ بعض کو بعض سے صرف اتنا تعلق ضرور ہے۔ جہاں تک اس کے نظام میں کاموں کے انصرام کے لئے اشتراک واقعی ہو مثلاً رحمانیت کے صیغہ میں رحیمیت کو دخل نہیں۔ کیونکہ وہاں تو اسباب درخواست و ریاضت و تقاضائے بالفعل کے موجود ہونے سے پہلے اور ان کی انتظار کے بغیر ہی کام کر دیا جاتا ہے۔ اور اس محکمہ میں بالفعل درخواست و ریاضت و تقاضا اور وہ بھی باضابطہ اور صحیح اور جائز وسایل اور ذرائع سے پیش کرنے پر جتنا مرضی ہوتی ہے۔ کام کیا جاتا ہے۔ لیکن ربوبیت۔ خالقیت۔ توابیت۔ ستاریت ان دونوں محکموں سے علاقہ ہے۔ کیونکہ یہ محکمے بے مانگے بھی کام کرتے ہیں اور درخواست پر بھی کام کرتے ہیں۔ مثلاً انسان اپنی اس حالت میں جب کہ والدہ کے رحم میں ہوتا ہے۔ یا اس حالت میں کہ جب وہ پیدا ہو کر شیر خوار کی عمر بسر کرتا ہے۔ تو اس وقت کون سی محنت یا خدمت یا تجارت یا صنعت و حرفت یا درخواست ہوتی ہے۔ کہ جو اس کی پرورش کا سامان کرے اور اس کے لئے ضروریات پیدا کرے۔ اور ہر ایک آفت اور بلا سے اس کو بچا دے۔ اور اس کی خطاؤں پر پردہ ڈالے پس اس وقت ربوبیت و خالقیت وغیرہ رحمانیت ہی کے محکمے کے ماتحت ہو کر یہ فرض ادا کرتے ہیں۔ اور پھر جب وہ ایسی عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ جب درخواست یا ریاضت تقاضا کر سکے۔ تو یہ اوصاف رحیمیت کے محکمے سے جو جو احکام نافذ ہوتے ہیں۔ ان کی تعمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح بیشمار اوصاف الٰہی دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ جن میں بعض بعض سے کم تعلق اور بعض بعض سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کی ہیئت اجتماعی کا نام توحید ہے۔ اور وہ سب اسی ایک ذات میں مجتمع ہیں۔

خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کو مختلف اجزا سے مرکب پیدا کیا۔ اور ہر ایک مخلوق طرح طرح کے اجزاء سے ترکیب دے کر بنائی۔ اور ہر ایک جزو میں ایک علیحدہ خاصیت رکھدی۔ اور کئی خاصیتوں کو ملا کر پھر ایک ہستی بنا دی ایک چھوٹی سے چھوٹی مخلوق کے اجزاء بھی احاطہ تحریر میں لانے مشکل ہیں۔ گویا بجائے خود وہ ایک دنیا آباد ہوتی ہے اس ہستی کی زندگی صرف اس بات پر قائم ہوتی ہے۔ کہ وہ تمام اجزاء جن کی ترکیب سے وہ بنی ہوئی ہے۔ اپنے اپنے کام میں اتفاق اور یک جہتی کے ساتھ لگے رہیں۔ اور اپنے حدود منصب سے تجاوز کر کے افراط تفریط اختیار نہ کریں اور جب ان میں سے وہ حالت وحدت مفقود ہونے لگتی ہے تو اس ہستی پر خزاں آنی شروع ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ موت وارد ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت وہ اجزاء بھی جو اس فساد میں شریک نہ ہوئے تھے۔ اس جرم میں قبر میں ڈالدئے جاتے ہیں کہ انہوں نے وحدت قائم کرنے کی کوشش کیوں نہ کی ہزارہا انسان ایسے مرتے دیکھے ہوں گے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ اس لئے مرے ہیں کہ ان کی ہستی کے سارے اجزاء بگڑ گئے تھے۔ ہرگز نہیں! صرف چند اجزاء کے بگاڑ نے تمام دنیاوی جسم کو خاک میں ملا دیا۔ اور جو بے قصور تھے لیکن انہوں نے وحدت توڑنے والوں کو سنبھالا نہ تھا وہ بھی ان کے ساتھ ہی خاک میں ملا دئے گئے۔

ایک ذرہ سے لے کر ساری انسانی مخلوقات کے وسیع دایرہ تک اللہ تعالیٰ کی قدرت وحدت کا تقاضا کرتی ہے باوجود اختلاف طبائع و اختلاف خواص و اختلاف اجسام و اختلاف اشکال وہ ہر ایک ہستی کے ذرات کو یک جہتی کی سلک میں منسلک کر کے دن رات ہمارے سامنے زندگی اور کامیابی کے نمونے پیش کر رہا ہے۔ اور طرح طرح سے انسان کو سمجھا پڑھا رہا ہے۔ کہ وحدت ہی ایک اصلی غرض اور علت غائی ہے۔ خدا تعالیٰ نے وحدت کے لیے انسان کو پیدا کیا۔ اور وحدت ہی کے مکتب میں اس کو تربیت کی۔ اور چاروں طرف اس کے لئے وحدت آموز کتابیں کھول کر رکھیں۔ کہ جدھر نظر کرے۔ ادھر وحدت ہی وحدت کے نمونے اور سبق ملیں۔ صحیفہ قدرت وحدت ہی کی رنگ آمیزی سے سہاونا معلوم ہوتا ہے۔ گل و گلشن کی رونق وحدت ہی میں نظر آتی ہے۔ ورنہ اگر ایک خوشنما پھول کے خواص اور اجزاء علیحدہ علیحدہ کئے جاویں۔ یا باغ کے سب پیڑ متفرق طور پر زمین میں منتشر کر دئے جاویں۔ تو نہ وہ خوبی ہوا کی رہتی ہے۔ اور نہ وہ رونق و عزت باغ کی ہی رہتی ہے۔ یہ جمعیت ہی ہے۔ کہ جس نے بلبلوں کو شیدا کیا۔ اور رنگین بیان شاعروں کی تگاپو کا انتہائی نکتہ حاصل کیا۔ ایک قوم کو دوسری قوم پر اسی وحدت کے ذریعہ سے فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ تمام علوم و فنون وحدت ہی کی بدولت بڑے اور پھولے پھلے ہیں۔ ورنہ یہ حروف متفرق طور پر جدا جدا کس قدر قیمت کے ہیں۔ ان کی وحدت سے ہی لٹریچر اعلےٰ اسلوب سے احاطہ تحریر میں محفوظ ہوئے۔ اور کلام ضبط میں آئے۔ یہاں تک کہ خدا کا کلام خود بھی انہیں حروف کی وحدت سے ہم تک پہنچا۔

خدا تعالیٰ نے (جو ہر ایک کمال کا مظہر اور جامع اور سرچشمہ ہے) انسان کو عقل و نقل کا جوہر دے کر ان کو مدنی الطبع اس لئے بنایا ہے۔ کہ ایک دوسرے کا رنگ و بو اختیار کر کے اور باہمی تفرقوں اور فسادوں سے بچ کر وہ ایک وحدت اور جماعت بنے رہیں۔ تمام نبوتوں کے سلسلوں اور اعلیٰ اخلاقی تعلیموں کی علت غائی یہی وحدت ٹھہرتی ہے۔

وحدت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے۔ کہ یا تو مالکیت کی صفت درمیان میں سے اٹھا دی جاوے۔ اور یا حقوق کی حفاظت کا ایسا انتظام ہو کہ کوئی دوسرے کا حق دبانے نہ پائے کیونکہ حق تلفی موجب فساد اور شقاق و تفرقہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں انسان کو خلیفہ فرمایا ہے۔ اس خلافت کی ذیل میں حقوق مالکیت اور ان کی حفاظت کا علم مرکوز رکھا گیا ہے۔ کیونکہ دو ہی مفہوم ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان دنیا پر خدا کا خلیفہ ہے۔ اور اسی لئے وہ تمام دوسری مخلوقات سے بڑھ کر خواص لے کر آیا ہے۔ انسان کے سوا اور مخلوق نیچے سے لے کر اوپر تک جن جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی اپنی فطرتوں اور جبلتوں کے تقاضا سے اپنے کام کر رہے ہیں گویا وہ ان کاموں کے لئے ایسے مجبور ہیں۔ کہ ان کے سوا کچھ کرنے کا نہ تو ان میں خیال ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ وہ کچھ کر ہی سکتے ہیں۔ کسی حیوان کے بچے کو اپنی ہمسایگی اور اپنی ماں اور باپ سے کتنا دور اور بے خبر ہی کیوں نہ رکھو۔ اور کیسی ہی غیر جنس مخلوق میں کیوں نہ پرورش کرو۔ لیکن وہ اپنی طبیعت اور حالت میں کچھ بھی تبدیلی نہیں کریگا۔ ہم نے ایک دفعہ وحشی گاؤں کے بچے اور کئی دفعہ ہرن کے بچے اپنے ایک گاؤں میں رکھے۔ اور ان کی بڑی خاطر اور خدمت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ ایک ایک گائے رکھی ہوئی تھی۔ لیکن وہ اس حالت فطری میں ایسے مجبور تھے۔ کہ ہماری پرورش اور گائے کے دودھ کے اثر کا کچھ حصہ بھی نہ پایا۔ اور آخر یکے بعد دیگرے موقعہ پا کر جنگل میں بھاگ گئے۔ کئی دفعہ بطخ یا کسی اور جانور کے انڈے مرغی کے نیچے سینے کے لئے رکھے جاتے ہیں اور جب بچے نکل آتے ہیں۔ تو وہ اپنی آبائی رسم و عادت کو جبلت سے ہی لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ اور مرغی سے کچھ بھی نہیں سیکھتے۔ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ بطخ کے وہ بچے

جو مرغی کے نیچے اس کے اپنے بچوں کے ساتھ پیدا ہوئے تھے پانی سامنے آنے پر جھٹ اس میں کود کر پیرنے لگ گئے اور ماں (یعنی مرغی) باہر کھڑی حیرت سے تاک رہی ہے اور اپنی زبان حال سے ان کو اس خطرے سے نکل آنے کے لئے بلا رہی ہے۔ لیکن وہ ان کے لئے خطرے کا مقام نہیں غرض تمام حیوانی دنیا جس میں سے انسان مستثنےٰ ہے۔ اپنی فطرت کے تقاضوں کو باکراہ پورے کر رہی ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ جس قدر اپنے عہدے۔ تعلقات اور حقوق کے لحاظ سے کوئی کمتر ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کو اپنے فرائض ادا کرنے میں دوسر کا جبر اور اثر ماننا پڑتا ہے۔ اور جتنا عظمت اور فوقیت کی طرف قدم مارتا جاتا ہے۔ اسی قدر اس کے حقوق بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اکراہی صورت بدلتی جاتی ہے۔ اور آزادی اور اختیار وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال انسان اور حیوان بلکہ ساری مخلوقات کا ہے۔ یہ تمام مخلوقات اپنے اپنے فرائض ادا کرنے میں اکراہ اور جبر سے کام کرتے ہیں۔ اور اس لئے ان کی پرورش کے سامان بھی اکراہی اور جبری ہی ہیں۔ یعنی ان کو اپنے پیٹ پالنے کے لئے کسی کسب اور ہنر۔ ریاضت وغیرہ کی ضرورت نہیں رکھی گئی۔ اور نہ کوئی ذمہ واری اُن پر ڈالی گئی ہے اور نہ ہی عقل ونقل کا مادہ ان کو دیا گیا ہے۔ اور اس لئے ان کو کسی شے کا مالک بننے کا حق نہیں دیا گیا۔

لیکن برخلاف ان کے انسان کی فطرت ایسی ملائم اور نقش پذیر بنائی گئی ہے۔ کہ عکسی شیشے کی طرح فوراً دوسرے کے اخلاق وحالات وگفتار ورفتار وغیرہ کا اثر قبول کر لیتی ہے اور قدرت نے اس کی ایسی رعایت رکھی ہے۔ کہ اس کو ان کی طرح مجبور نہیں بنایا۔ بلکہ ایک حد تک آزادی اور اختیار انتخاب دیا گیا ہے۔ اور جیسے کسی مشین کی تعدیل اور رہنمائی کے لئے ایک مقیاس لگا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کو اس اختیار کی قوت میں ہدایت اور تعدیل کے لئے نور قلب بخشا گیا ہے۔ یہ نور قلب ایک خاصۂ انسانی ہے۔ جس سے حیوان محروم ہیں اور اپنی شکم پروری کے لئے اس کو ریاضت کرنا سکھایا گیا ہے اور مالک بننے کی طاقت اور جوہر اس میں رکھے گئے ہیں۔ خلافت کا دوسرا مفہوم یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں انسان کی فطرت کا حال بیان کیا ہے۔ کہ انسان میں ہم نے ایک ایسا وصف ڈال دیا ہے کہ وہ دوسری مخلوقات پر تصرف جتا کر مالک بنے۔ اور اس ملکیت کے تحفظ کا یہ سامان کیا ہے۔ کہ جو قرابت بلحاظ خون وپیدائش مسلم ہو۔ وہ ایک شخص مالک کے ختم ہو جانے کے بعد اس کی ملکیت پر جانشین ہوں۔ گویا یہ ایک ایسی مخلوق ہے۔ کہ ایک دوسرے کا خلیفہ بننے کا اس کو حق دیا گیا ہے۔ اور صلبی اور خونی قرابت کا حقدار بنانا ہی انصاف تھا۔ صلبی اور خونی قرابت سے مراد وہ رشتہ ہے۔ جو مرد کے نطفہ اور عورت کی خون سے

قایم ہوتا ہے مجھے اس کی تشریح کرنے کی اس جگہ گنجائش ہی نہیں۔ اور ضرورت بھی نہیں۔ گنجائش تو بوجہ ضرورت اختصار نہیں اور ضرورت اس لئے نہیں کہ کچھ نہ کچھ ہر صاحب میرا مطلب ضرور سمجھ گیا ہوگا

اب سب سے پہلا فرض قدرت کا یہ تھا کہ انسان کے ان حقوق کی خود بھی حفاظت کرتی اور دوسری طرف جہاں تک اس کے اختیار کا تعلق تھا۔ اس کو محفوظ کرنا تعلیم کرتی۔ مشکل امر اس میں یہ تھا کہ وہ ذریعہ جس سے یہ حق پیدا اور قایم ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسا مخفی در مخفی تعلق ہے۔ جس کو خود مخلوف وخلیفہ دونوں ہی یقینی طور پر ثابت اور معین نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو محفوظ اور معین اور یقینی کرنے کے لئے یہی ایک ذریعہ قرار دیا۔ کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ایسا پابند کیا جاوے کہ جس میں اختلاط نطفہ کا اشتباہ باقی نہ رہے۔ اس لئے دونوں کے درمیان ایک تعین اور معاہدے کو ضروری کیا۔ اور اس عقد عہد کے لئے تشہیر لازمی ہوئی۔ اور اس سے غرض یہ رکھی گئی تاکہ عام طور پر یہ بات معلوم رہے۔ کہ فلاں عورت سے فلاں مرد کا ایسا تعلق ہو گیا ہے۔ کہ اس کے شکم سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ اس مرد کا ہوگا۔ اور اس کی خلافت اس بچہ کو۔ وے طبعی حق کے پہنچے گی۔ اس کی خلاف ورزی کے لئے جو نقض وحدۃ کا بڑا بھاری باعث ہے۔ سخت تعزیر رکھی گئی۔ کیونکہ اس سے بڑے بڑے مظالم اور خطرناک حق تلفیاں واقعہ ہوتی ہیں مثلاً اگر حیوانوں کی طرح انسانوں میں بھی تعین زوج کا مادہ نہ ہوتا۔ تو نتیجہ یہ ہی ہوتا۔ کہ جو جس وقت جس جگہ جس کے ہاتھ جتنے وقت کے لئے چاہتا۔ تعلق زوجیت رکھ کر علیحدہ ہو جاتا۔ اور ایسی ہی حالت ہوتی۔ جو آج کل حیوانوں کی دیکھی جاتی ہے۔ نہ کسی بیوی کا خاوند پر حق ہوتا اور نہ خاوند کا بیوی پر اور نہ اولاد کا والدین پر اور نہ والدین کا اولاد پر۔ ایک مشکل تو انسان کو یہ پڑتی کہ چونکہ عام حیوانوں کی طرح یہ پیدا ہوتے ہی چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت عرصہ تک اپنی پرورش کے لئے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔ تو اس عالم سرد مہری میں اس کا خاتمہ ہی ہو جاتا۔ اور دوسرے سلسلہ مالکیت وخلافت قطعی طور پر مفقود اور منقطع ہو جاتا۔ اور پھر انسان وحیوان میں فرق ہی نہ رہتا۔ یا انسان ہی نہ رہتا۔

حفظ حقوق کی یہی ایک راہ تھی۔ کہ عورت کے لئے ایک معین زوج تمام سوسائٹی میں مشہور ہو۔ جیسا کہ خاوند کا معین نہ ہونا تباہی کا موجب ہے۔ ایسا ہی اس تعلق کا مخفی ہونا خطرناک نقصوں کا باعث ہے۔ کیونکہ مخفی تعلق والے خاوند کے مرجانے کی صورت میں اس کے ترکہ کا اس عورت کی اولاد کو تنازعہ کی صورت میں حقدار ثابت کرنا مشکل بلکہ قریباً ناممکن ہے غرض یہی مصالح الٰہی تعیین زوج اور شہرت عقد میں ہیں۔ اور قدرت نے اس بات کا علم بھی بہت مخفی رکھا ہے۔ کہ کب اور کس وقت کسی مرد سے ایسا نطفہ خارج ہو سکتا ہے۔ جو نشوونما پاکر بچہ بن سکے۔ اور کب اور کس وقت اس عورت میں اس کو استیصال کی قوت غالب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہوا کہ یہ تعلق مستقل اور دامی ہو اور زن ومرد کی فطرت میں اس کی حفاظت کی خاصیت رکھدی۔ جس کا نام غیرت ہے

یہ انتظام اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں وحدت قایم رکھنے کے لئے فرمایا۔ اور دونوں شقوں سے اس کو مضبوط کیا ظاہری جسمانی انتظام اور باطنی روحانی انتظام دونوں پختہ کئے پھر اس کی خلاف ورزی کی سخت سزا دینے کی خاصیت انسان کے اندر رکھدی۔ یہاں تک کہ انسان اس جوش میں اگر بدبخت مجرم کو مار دینا اپنی مردانہ غیرت کا صحیح استعمال سمجھتا ہے۔ اور عورت میں بھی اپنی عفت کا بچانا اعلیٰ درجہ کی خوبی رکھی گئی۔ بعض لوگ جو غیروں کا نطفہ اپنی منکوحہ بیویوں کے شکم میں لے کر اس کو اپنی اولاد سمجھتے ہیں۔ یا جو اپنی عورتوں کو دوسروں کے ساتھ ہم بستری کراتے ہیں۔ یا جو لوگ کچھ عرصہ کے لئے جوش شہوانی مٹانے کے لئے کسی کو اجیر مقرر کرتے ہیں۔ وہ دراصل انسانی فطرت کے لیول سے بہت نیچے گرے ہوئے ہیں۔ ان میں اور حیوان میں صورت وشکل کے سوائے کوئی فرق نہیں۔ ان کے ذمہ سخت حق تلفیوں کا جرم ثابت ہے۔ پس خدا کے کلام نے عقد نکاح کا انتظام اور زنا کا انسداد اسی لئے کیا ہے۔

درحقیقت حق تلفی وحدت توڑنے کا بڑا بھاری موجب ہوتی ہے کیونکہ غاصب جب کسی کا حق چھینتا ہے۔ تو اس وقت ہی وحدت ٹوٹتی ہے۔ اور جب مغصوب اپنا حق کھوتا ہے۔ تو اس وقت بھی اس کا دل کدورت اور کینہ اور بغض سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور وحدت قایم نہیں رکھ سکتا۔ اگر کوئی شخص کسی کی کوئی شے چوری کرے۔ یا خیانت اور ظلم سے کسی کی حق تلفی کرے تو وہ ایک فساد ڈالتا ہے۔ اور ناحق تفرقہ کی بنیاد قایم کرتا ہے۔ ایسا ہی تمام جرائم کا حال ہے۔ اور کلام خدا نے مکتوب طور پر اور فعل خدا نے مرکوز طور پر ان کے روکنے کا انتظام اسی لئے کیا ہے۔ اسی لئے سود کو حرام کیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان میں دو خاصیتیں رکھی ہوئی ہیں۔ ایک تو روحانی کیفیت ہے۔ اور دوسری جسمانی کیفیت ہے۔ روحانی کیفیت سے تو یہ اپنا پیوند خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔ اور اس کو ایسی حد تک ترقی دے سکتا ہے۔ کہ جس سے دوسری کوئی مخلوق تجاوز کر ہی نہیں سکتی۔ بلکہ وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔ اور جسمانی کیفیت سے تمام مخلوقات سے تعلق رکھنا پڑتا ہے۔ دراصل انسان کی روحانی کیفیت جسمانی حالت کے زیر اثر ہوتی ہے کیونکہ انسان کو اپنی قوتیں استعمال کرنے کی آزادی دی گئی ہے اور نیکی وبدی کے نتیجوں کا اس کے سر پر وارد ہونا اسی وجہ سے ہے

اور ذمہ واریون کا سلسلہ اس لئے ہی بڑھا ہوا ہے۔ چونکہ زیادہ کثرت سے جسمانی قوا کا استعمال کرتا ہے۔ اس لئے وہ غلبہ پا جاتی ہین۔ انسان اپنی اختیاری حالت مین ایسا ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ کہ فطرت کے سچے تقاضون کو توڑ اور نور قلب کی رہنمائی سے لاپرواہ ہو کر ایسے افعال کا مرتکب بن جاتا ہے جو وحدت کے نقیض ہوتے ہین۔

خدا تعالیٰ نے اس کو سنبھالنے کے لئے اور اس مین وحدت بحال رکھنے کے لئے انبیاء نازل فرمائے۔ انبیاء کا نزول اسی زمانہ مین ہوتا ہے جب عداوت۔ دشمنی۔ تفرقہ کے پیدا کرنیوالے تمام اسباب جمع ہو جاتی ہین۔ چنانچہ جناب سرور کائنات ہمارے ہادی و محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود ایسے زمانہ مین ہی تشریف لائے تھے۔ اور اب بھی ایسے ہی زمانہ مین خلیفۃ المومنین حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے لباس مین آپکا نزول بحجت اس چودہوین صدی مین ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وکیف تکفرون وانتم تتلی علیکم ایات اللہ وفیکم رسولہ ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذالک یبین اللہ لکم ایاتہ لعلکم تھتدون۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ واولئک ھم المفلحون۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات واولئک لھم عذاب عظیم۔ ھذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس ولیعلم اللہ الذین امنوا ویتخذ منکم شھداء واللہ لا یحب الظلمین۔ ولیمحص اللہ الذین امنوا ویمحق الکفرین۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصبرین۔ یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا۔ ان اللہ مع الصبرین۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون۔ ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین۔ الا من رحم ربک ولذالک خلقھم۔ وتمت کلمۃ ربک لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین۔

یعنی تم کس منہ سے انکار کا حوصلہ کروگے۔ تمہارے تو آیات اللہ اچھی طرح ذہن نشین کی گئی ہین۔ تمہاری ہی ہاتھ مین عبد اللہ آتھم اور لیکھرام کے واقعات ہوئے۔ کلارک اور محمد حسین سے جنگ مین فتح پائی۔ کرم دین مقہور ہوا۔ تمہاری آنکھون نے کسوف و خسوف دیکھا۔ تمہین دجال اور یاجوج ماجوج دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور تمہاری ان آنکھون نے نبیون کے سردار تمام دنیا کے محسن صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور ان کے بروز موعود مسیح و مہدی کو دیکھا۔ ان ہاتھون نے ان کا دامن چھو کر برکت پائی۔ تم مین وہ خدا کا رسول موجود ہے۔ جو کوئی خدا کو محکم پکڑے گا وہی صراط مستقیم پر ہدایت یافتہ ہے۔ اے لوگو! تم جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ اور ہر ایک طعن و تشنیع کو برداشت کرکے ایمان لے آئے ہو۔ اب بھی مناسب ہے۔ کہ تم خدا کے لئے ایسا تقویٰ اختیار کرو۔ کہ جو حق تقویٰ ہے۔ اور اب سے ہی اپنے انجام کی فکر کرو۔ کہ موت تمہیں ایسی حالت مین پاوے کہ اس وقت تم مسلمان ہو۔ اور اس پاک سلسلہ اسلام کو جو خدا کی رسی ہے۔ سب کے سب وحدت اور اتفاق سے اکٹھا زور لگا کر پکڑو۔ اور مضبوط پکڑو اور خبردار تم مین کوئی ڈھیلا نہ ہو اور زور لگانے مین کمی کرکے پھوٹ کا موجب نہ ہو۔ اور خدا کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم بغض اور عداوت کی بھٹی مین جل رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے تھے۔ خدا نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہارے دلون مین الفت والدی اور اس کینہ و حسد و بغض و تفرقہ کی کالی رات سے نکالکر اپنی نعمتہ کے خوان پر وہ مبارک صبح دکھائی۔ کہ تم دشمن سوئے تھے اور بھائی بھائی بن کر اٹھے۔ یہ تفرقہ ایک ایسی آگ تھی۔ جو نہایت ہی خطرناک تھی۔ اور جس مین گر جانے سے تمہارا بچاؤ نہ تھا۔ تم اس کے کنارے پر ایسی حالت مین کھڑے تھے۔ کہ یہی گمان ہو رہا تھا۔ کہ اب گرے۔ اب گرے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تم پر احسان کیا۔ کہ تم کو وہان سے بچا لیا۔ اور یہی وہ راہ ہے جس مین خدا تعالیٰ اپنے نشانات اور قدرت نمائی کے کرشمے کھول کھول کر دکھاتا ہے۔ تاکہ تم ہی راہ پا جاؤ۔ اور خدا نے تمہین اسی لئے انتخاب کیا ہے۔ کہ تم مین ایک ایسی جماعت ہے کہ جو تبلیغ حق پر کمر بستہ ہون۔ اور بھلائی کی طرف لوگون کو منادی کرین۔ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کا بیڑا اٹھائین ایسی جماعت یقیناً کامیاب اور برومند ہوگی۔ اور ہوشیار رکھو کہین تم ان لوگون کی طرح مت ہو۔ جنہون نے نشانات دیکھ کر بھی آپس مین اتفاق نہ کیا۔ اور وحدت قائم نہ کی بلکہ پھٹ پھٹ ... ایسے لوگ سخت عذاب مین ہون گے۔ سمجھدار لوگون کے لئے

بیان اور متقین کے لئے یہ موعظت نصیحت ہے۔ کہ تم اس کلام مین دل سست اور سستی مت کرو۔ ہمت اور ہوشیاری سے کام کرتے جاؤ گے۔ تو تمہارے آگے کوئی حزن نہین آوے گا۔ اور اگر تم ایمان اور ثبات قدم سے کوشش کروگے تو کامیابی اور فوقیت تمہین حاصل ہوگی کیا ہوا اگر تمہین بھی کسی وقت کوئی زخم لگ گیا۔ غور کرو ان لوگون کو بھی تو اسی طرح زخم لگے ہین۔ اور گھبراؤ مت۔ یہ دن تو خدا باری باری پھیر پھیر کر لوگون مین لاتا ہے تاکہ ایمان والون کا کھلے طور پر پتہ لگ جاوے۔ اور تم بھی گواہ ہو جاؤ۔ اور جن کے اندر ظلم بھرا ہوتا ہے خدا ان سے بیزار ہے۔ اور اس طرح ابتلاؤن مین ڈالنے سے ایک یہ بھی غرض اللہ کی ہے۔ کہ ایمان لانیوالون مین سے ہر ایک عیب اور نقص نکال کر ان کو خالص بناوے۔ اور کافرون کو مٹاوے جنت مین داخل ہونا کوئی آسان کام نہین۔ تمنے یہ گمان کر لیا ہوگا۔ کہ چپکے سے ہی جنت مین داخل کروائے جاؤ گے۔ یہ بات نہین۔ جنت مین بغیر اسبات کے واضح کر لینے کے کہ تم مین سے مجاہدہ کرنیوالے کون ہین۔ اور ثابت قدم صابر کون ہین۔ داخل نہین کئے جاؤ گے۔ اے ایمان والو جب تمہیں کسی جماعت سے مقابلہ ہو تو اپنی جمعیت اور وحدت بڑی ثابت قدمی سے قائم رکھو۔ اور اپنی ہمت اور کثرت پر بھروسہ مت کرو۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ اور اسی کو بہت یاد کرتے رہو۔ اسی طرح سے تم جیت جاؤ گے اور جو حکم تم کو خدا اور اس کا رسول فرماوے اس کی اطاعت اپنا مقدم فرض سمجھو۔ اور سنو! اور غور کرو! آپس مین جھگڑے مت کرو۔ خدا کے لئے اپنے جھگڑون کو ہمیشہ کیلئے ملتوی کرو اور باہم صلح کر لو۔ اور ایک ہو جاؤ۔ نہین تو اسی نحوست مین کام کرنے کے لائق نہ رہو گے۔ تمہارے قویٰ ضعیف اور سست ہو جائینگے اور تمہاری عزت اور وقعت اور آبرو اور اعتبار سب جاتے رہین گے پس چوکنے ہو کر ثابت قدم رہو۔ کیونکہ ثابت قدمون کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ ظالمون اور حق تلفی کرنیوالون کی مجالس کے رکن مت بنو۔ اور نہ ان کے یار بنو۔ بلکہ ان کی طرف جھکو بھی مت۔ اگر ایسا کروگے۔ تو جس آگ نے انہین کھانا ہے وہ تم کو بھی لگیگی خدا کے سوا تمہارا کون دوست ہو سکتا ہے۔ اگر تم باز نہین آؤ گے تو خدا کی طرف سے تمہین نصرت نہین دی جائیگی۔ اگر رب چاہتا تو سب لوگون کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن مشیت ایزدی ایسی ہی ہے۔ کہ جن لوگون پر خدا نے رحم کرکے ان کو نور معرفت اور فہم ہدایت بخشا ہے۔ ان کے سوا یہ لوگ ہمیشہ اختلاف مین رہین۔ یہ لوگ اسی لئے پیدا ہوئے۔ خدا کی بات پوری ہوئی۔ کہ جہنم کو ان لوگون اور جنون سے بھر دیگا۔

اے میرے معزز اور پیارے بھائیو! غور کرو۔ نماز اور حج اور زکوٰۃ اور روزہ جو سب سے بڑے ارکانی فرض سمجھے جاتے ہین۔ اور اسی طرح دوسرے اور تیسرے درجہ کے احکام اور فرائض بھی سب کی علت غائی یہی ہے۔ کہ ایک سچی اور مخلصانہ وحدت قائم رہے۔ نماز مین جماعت اور جمعہ

اور یکجہتی اور حج مین جماعت اور یک رنگی اور زکوٰۃ مین اغنیار سے اموال لے کر فقرار کو دینا اور ان کی حیثیت کی سطح بلند کرنا اور روزہ رکہکر بہوکھ پیاس اور ہر شے کے وجود ہوتے ہوئے ان کے استعمال کی قدرت نہ رکھنا کہ اپنے پرہیز کرکے خدا کی مرضی کی راہون پر چلنے کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا وغیرہ ایسے امور ہین۔ جن سے وحدت کے ترغیب اور تعلیم پہوٹ پہوٹ کر باہر نکل رہی ہے۔

غرض کہ مامور کی علت غائی ایک یکدل پاک و صاف فہمیدہ جماعت بنانا ہے۔ اس مقدسون کے سردار محمد مصطفےٰ علیہ الف الف صلوٰۃ نے بھی ایک جماعت بنائی تہی۔ اور جیسے ہمارے امام آن حضور کا بروز ہین۔ ہم کو بہی

آخرین منہم لما یلحقوا بہم

نے جو ہمارے رکہا ہے۔ کہ ہم ان کے بروز بننے کے امیدوار لیکن کیا ہماری امید اس طرح بر آسکتی ہے۔ جس طرح ہم کام کر رہے ہین کیا ہی دین پروری ہے۔ کہ کل اسی مسجد مین ہم نے بڑے جوش و خروش سے ایک انجمن بنائی۔ عہدہ دارون کا انتخاب کیا۔ قواعد بنانے کے لئے سب کمیٹی تجویز کی۔ اور زبانی طور پر ہر ایک امر پورا کیا۔ لیکن وہ کمیٹی کہان ہے۔ اس نے کیا کیا ہے۔ اور کیون نہین کچہ کیا۔

کیا کوئی خاص عہدہ دار اس کا ذمہ وار ہے؟ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔ آپ سب لوگ اس کے ذمہ وار ہیں اے مکرمو! اے بزرگو! اے احمد کے پیارو! اے محمدؐ کے امتیو! اٹھو۔ اب بہی وقت ہے۔ کچہ کر دکہاوگے۔ تو اپنا ہی کچہ سنوار وگے ورنہ ع

قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

یاد رکہو۔ دیکہو تم نے مامور کو دیکہا ہے۔ پہچانا ہے۔ خویش و اقارب اور قوم اور برادری کو اس کی خاطر چھوڑا ہے اب لیچ اور پت کا ویلا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری نسبت بہی حضور سرور کائنات کو خدا کے حضور شکایت کرنی پڑے کہ یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مہجورا یہی وحدت اور قومیت ہے۔ جس کے لئے امام اس اہتمام سے نازل ہوا ہے۔

مین نے سنا ہے۔ کہ آٹے کے متعلق جو کارروائی اس مسجد مین ایک پچہلے ہفتہ مین ہوئی تہی۔ اس سے بعض احباب دل برداشتہ ہوگئے ہین۔ اے کام کرنیوالے معزز بزرگو! اختلاف آرا ہوا کرتا ہے۔ تجاویز نامنظور ہوا کرتی ہین۔ قوم سخت سست بہی کہا کرتی ہے۔ مگر یہ ایسی باتین نہین۔ کہ ثابت قدمی سے ایثار اور اخلاص سے اور ہمت و عزیمت سے کام کرنیوالون کے حوصلے پست ہو جاوین جہان ہمتون کا دائرہ وسیع کرنے کی ضرورت ہے وہان

جو پہلے بہی بڑھاؤ۔ مخالفت اس لئے نہین ہوئی تہی کہ کام ہی بند ہو جاوے۔ اور سلسلہ انجمن ہی درہم برہم ہو جاوے آپ لوگون نے تو بہت کچہ دیکہا ہے۔ لیکن جتنا آگے دیکہنا ہے اتنا نہین۔ اگر ایک رنج کی طرف سے ہے تو رجوع فرما کر دین۔ اور کام کو اسی قوت سے ہاتہ مین لین۔ جس کے ساتہ انجمن قائم کی تہی۔

اور اسے تجویز کی مخالفت کرنیوالو اسنو! اسلام کو اس وقت ضرورت ہے۔ کس کی؟ مال کی جان کی۔ کیا ایک مٹھی آٹا بہی دینا تم کو گوارا نہین۔ اب تو دین تمہارے دروازوں پر فقیر بن کر آتا ہے۔ کیا اس کی یہی قدر ہے۔ کہ ایک مٹھی آٹے سے بہی جہگڑاتے ہو۔ اور طرح طرح کے حیلون سے بات کو ٹالنا چاہتے ہو۔ یہ باتین ہونے اور کام چلنے دو۔ یہ مت کہنا کہ میری بات ختم ہوگئی ہے۔ ابہی بہت کچہ کہنا ہے۔ مگر وہ پہر کبھی

اشاعت اسلام اور ریویو آف ریلیجنز

اخویم مفتی محمد صادق صاحب سلّمکم ربکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اخی مکرم خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ کا خط الحکم مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۹۰۶ء مین میری نظر سے گذرا میرے صلح پسند بہائی نے بہت کوشش کی ہے کہ فیصلہ طے ہوجاوے۔ اور انہون نے اپنی جماعت کے بہائیون کی دلداری مین کوئی دقیقہ نہین اٹھا رکہا ہے۔ مجھے خوب معلوم ہے خواجہ کمال الدین اس دل و دماغ کا انسان ہے۔ کہ اس کے دل مین نفرت۔ رنج و عناد کے لئے جگہ ہی نہین ہے۔ خدا نے اسے صلح اور محبت کا وکیل بنا کر دنیا مین بہیجا ہے لیکن ان تمام امور پر کامل غور کرنے کے بعد بہی مین طیار نہین ہون۔ کہ بحیثیت احمدی ہونے کے اس رائے کو مان لون جب تک خود حضرت امام علیہ السلام قطعی منظوری نہ دین۔ ریویو ہمارا پرچہ ہے۔ ہم خدا کے دین کے انصار ہین۔ ہماری جانین۔ دولتین اس کام کے لئے حاضر ہین۔ اگر ہمارے کارکن بہائی محمد علی صاحب نے اشاعت کے لئے فہرستین تیار کرنی ہین اور وہ اس قدر بڑی ہین کہ ان کو جماعت سے مایوسی ہو چکی ہے کہ اس قدر تعداد جماعت برداشت نہین کر سکتی۔ تو بے شک وہ جو چاہین کرین۔ مگر کسی اور صورت مین یہ ناممکن ہے۔ کہ ہم ریویو کے ذریعہ سے اس اسلام کو پیش کرین جس کا دار و مدار اس کے اصولون کا انسانی ضروریات کے لئے دنیا مین کافی ہونا تسلیم کیا جاوے

ہم اس اسلام کو پیش کرنا چاہتے ہین۔ جو زندہ مذہب ہے اور جس کا زندہ رشتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اصولی بحثین اخلاق کے متعلق بہت ہو چکی ہین۔ آسمانی کتب کے مفہوم سمجھنے کے لئے دنیا کی عقلین ہمیشہ کوشش کرتی ہین۔ اور کبہی متفق نہین ہوتین۔ آخر اسلام کی اشاعت سے ایمان کا دنیا مین قائم کرنا ہی تو مراد ہے یا کچہ اور کیا ایمان۔ طلاق و ازدواج۔ غلامی۔ اخلاق فاضلہ۔ سود شراب۔ زنا اور ایسے ہی اور اخلاقی و تمدنی تعلیم سے قائم ہو سکتا ہے؟ یہ مانا کہ ایسی تعلیم کسی اور مذہب مین نہ ہو۔ اور یہ بہی مان لیا کہ دنیا اس مقابلہ مین اسلامی اصولون کو قبول کرے۔ اور عملدرآمد بہی کرنے لگے۔ تو کیا خدا پر ایمان قائم ہو جائیگا۔ جو اصل مقصود تعلیم محمدی اور اسلام کا ہے۔ ہرگز نہین۔ قرآن شریف کو آسمانی کتاب ماننے اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی و پیغمبر ماننے سے کیا ایمان قائم ہو سکتا ہے؟ کیا موجودہ نسل مسلمانون کی ان امور مین متفق نہین ہے؟ تو کیا پہر وہ سب کے سب آسمان پر مومن سمجہے جاتے ہین؟ اگر یہ سب باتین ہین۔ تو پہر مصلح کی ضرورت کیا اور تقویٰ کے لئے مامورون کی کیا حاجت؟ اصل یہ ہے۔ کہ ایمان جب ایمان کہلاتا ہے اور اثر خیز ہوتا ہے۔ جب باری تعالیٰ کی ہستی پاک پر جو نہاں در نہاں پردون مین ہے۔ ایسا یقین ہو۔ جیسا کہ موجودات مشہودات پر بلکہ مین کہتا ہون کہ مشہودات موجودات سے زیادہ یقین کی ضرورت تکمیل ایمان کی لئے ہے۔ کیونکہ ہم سم الفار اور آگ کے تیز اثرون سے بخوبی واقف ہونے پر بہی ان سے بعض وقت نہین بچتے۔ اور قصداً ہلاکت مین پڑتے ہین۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر ایمان ہوتے ہوئے قصداً ہلاکت کی راہون مین انسان نہین پڑتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر اس درجہ یقین ہو۔ کہ کسی طرح بہی ہم معصیت کے قریب نہ جا سکین چاہے ہم کتنا ہی چاہین۔ یا ہم کسی طرح کسی تحریک کسی جوش سے کبہی اس قدر مغلوب نہ ہون۔ کہ خدا تعالیٰ کے خوف سے بری ہو جائین۔ ایسے یقین اور اطمینان کے لئے محدود کسی مذہب کے اصولون کی خوبی نسبتاً یا تکمیل قانون مذہب یا سہولت عملدرآمد کی یا مطابقت اصول مذہب و قانون فطرت کافی نہین ہے۔ نہین ہوئی۔ نہین ہوگی نہین ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن شریف مین اپنے جلال و عظمت اپنے شہنشاہی کے ثبوت مین جو کچہ فرماتا ہے۔ وہ یہ ہے

یُسبّح للہ ما فی السموات وما فی الارض

الملک[۱] القدوس[۲] العزیز[۳] الحکیم[۴] (دعوے)

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم

یتلوا علیھم آیٰتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ (ثبوت)

یہ تو مانی ہوئی بات ہے۔ کہ بادشاہ بغیر لوازمات شاہی کے بادشاہ نہیں مانا جاسکتا۔ پس مامور۔ مرسل۔ نبی۔ علی ہذا وہ مقدس ذاتیں ہوتی ہیں۔ کہ خدا کے نشانات جن کے ذریعہ سے دنیا کو پہنچتے ہیں۔ اور ان نشانوں کو زمانہ کے حالات سے مطابقت کرا کر۔ زمانہ کے اعمال کا نتیجہ ثابت کر کے مامور من اللہ تزکیہ نفوس کرتے ہیں۔ اور ایمان کی تخم ریزی کرتے ہیں۔ پھر اعمال صالحہ سے جو الکتاب کی تعلیم سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ نہ کسی اور طرح اس ایمانی کشت زار کی آبیاری ہوتی ہے۔ تب وہ کشت زار الحکمۃ کے انمول پھل لاتی ہے۔ اور ایسا انسان حکیم مانا جاتا ہے

میں اپنے جماعت کے بھائیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ ہم کو دنیا کے سامنے ناقص اور ادھورا اسلام پیش کرنا چاہیئے؟ یا کامل؟ ناقص تو وہ ہے۔ جس میں صرف اصولاً خوبیاں اور ترقی کے مدارج راہیں ذریعہ معلوم ہو سکیں۔ کامل وہ ہے کہ ایسا علم ہونے پر عمل کی توفیق ہو۔ اور زندہ خدا کا قرب حاصل ہو سکے۔ اس کی زندگی کو ہم مشہودات سے زیادہ محسوس کرنے والوں میں ہوں۔ تا یقین پیدا ہو۔ اور وہ یقین ایک طرف بدیوں سے بیزار کرے۔ اور دوسری طرف نیکیوں سے آراستہ کرے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ ریویو کی اشاعت ممالک غیر میں حضرت مسیح موعود کی وحیوں کے بغیر کرنا چاہیے۔ یا الہامات امام ربانی کے ساتھ؟ اسلام کی کامل صداقت تو جبھی ہو سکتی ہے جب ہم اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیوند ثابت کر سکیں ورنہ یوں تو ایشیا میں اور یورپ میں اور دیگر ممالک میں مسلمان معہ اپنی کتاب کے موجود ہیں۔ پھر کیا ان کی موجودگی اشاعت کے لئے کچھ کر گئی؟ کچھ نہیں۔ قرآن شریف کا افسانہ کی حد سے گذر کر ایک پُر تاثیر نسخہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ مزکی موجود ہو۔ اس کی شناخت ہو۔ اور اس کے فیضان صحبت اور اس کے ذریعہ پہنچے ہوئے نشانات آسمانی سے تزکیہ ہو اور ایمان اس طرح قائم ہو۔ اب کیا احمدی جماعت اسے پسند کرتی ہے۔ کہ حضرت اقدس کی پیشین گوئیاں ریویو سے علیحدہ کر کے ریویو کو دنیا میں پھیلایا جاوے؟ اس کا جواب جماعت احمدیہ نامور من اللہ کی مرضی پر چھوڑنا چاہیئے۔ کلیا میں گوڑہ پھوڑنے سے کیا ہو۔ احمدی پبلک کی رائے اگر نہیں لینا منظور ہے تو حکم امام ربانی لینا چاہیئے۔ اگر امام اقدس ایسا حکم دیتے ہیں۔ تو بے شک ہم پر فرض ہے کہ ہم تعمیل کریں یہ زلزلہ کی پیش گوئیاں جو آج تک ریویو میں شائع ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں کیا اسلام کو زندہ نہیں ثابت کرتیں۔ کیا ہندوستان یورپ امریکہ کے ہیبت ناک زلزلے مصدق نہیں ہوئے اور اسلام کی بابرکت تاثیرات نے ان دلوں میں جو غور وفکر کے عادی ہیں۔ جگہ نہ کی ہوگی۔ جبکہ مہینوں بلکہ سالہا سال پہلے سے ایک خدا کا مرسل اللہ تعالیٰ کے حضور سے خبریں پا کر دنیا کو ڈرا رہا ہے اور پھر جو کہتا ہے وہ پورا ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں اسلام بھلا معلوم ہوتا ہے یا مل میسل۔ سر جارج ہنٹن بیکن کے فلسفہ کی طرح ہم قرآن تعلیم کو پیش کریں۔ تا فلسفی دماغ والے وہ بھی بعض افراد غور کرنے والے سمجھیں۔ یا سمجھ سکیں۔ باقی دنیا ایسے ہی نا آشنا رہے جیسے آج تک ہے۔ یا یہ عمدہ ہے؟ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم ناخنوں سے کیوں کر گوشت کو جدا کر سکتے ہیں۔ فرض کیا جاوے۔ کہ ریویو اس طور پر نکلے۔ کہ جس طرح وطن کے ایڈیٹر کی خواہش ہے یا ہمارے بھائی کمال الدین صاحب کی تجویز ہے تو کیا ہوگا؟ اسلام پھیلیگا۔ لوگ مسلمان ہوں گے۔ پھر مسلمان ہو کر کیا کریں گے۔ وہی جو موجودہ مردہ گروہ اسلام کا کر رہا ہے۔ ایسے گروہ کے پھیلنے سے اسلام اور خدا کا دین کیوں کر پھیلے گا۔ ہم تو اصحاب محمد مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جیسے انسان و مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہی مفہوم اسلام ہے۔ اس کا کیا ذریعہ ہوگا۔ صابون مصلح لگا کر کسی تالاب میں کپڑے کو ڈال دو۔ چھ مہینے تک پڑا رہ کر گل تو جائے گا۔ مگر صاف نہ ہوگا۔ صاف کرنے کے لئے غسال کی ضرورت ہے۔ جب مزکی کے ذکر کو آپ اس حصہ سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ جو بلاد غیر میں جاویگا۔ تو پھر کیا فایدہ اسلام کو پہنچا؟ مرزا صاحب مدظلہ کے دعوے اور ان کے ثبوت اس کی بابت اور باتیں نہ لکھیئے۔ مگر پچھلا حصہ جس میں آسمانی وحی ہوتی ہے۔ وہ کیوں کر ریویو سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے اور اگر وہ الگ کرتے ہیں۔ تو پھر آپ دعوت کس چیز کی دیتے ہیں۔ اور اُس چیز میں بجز ایک خوبی کے دوسری خوبی صداقت یا پُر تاثیر ہونے کی نہ ہوگی۔ تو اس کی کشش ہی کیا ہوگی۔ دل کھینچنے والی چیز تو صداقت ہے۔ اس کا ثبوت تو آپ غائب ہی کئے دیتے ہیں پھر رہیگا کیا۔

اس سادگی پہ کون نہ مٹ جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے بھائی خواجہ کمال الدین صاحب اس پر غور کریں گے۔ اور پبلک احمدی کی تسکین کے لئے کچھ مزید تجویز سوچیں۔ ورنہ یہ ظلم ہے۔ کہ ہم سے توقع کی جائے۔ کہ ہم اپنے آقا سے دور رہ کر خوش رہ سکیں۔ ۲۵ سال سے ہم کو وابستگی سکھائی جارہی ہے۔ اب ہم سے کہا جاتا ہے۔ دُور باش۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ موت زیادہ اچھی ہے۔ اس سے کہ ہم مسیح موعود کے ذکر کو اپنے سے دور کر دیں۔ رہا ضمیمہ ہمارے آنسو پونچھنے کے لئے لگا ہے۔ ورنہ اس سے فائدہ ہی کیا۔ ریویو کی ہستی سے پہلے الحکم حضرت اقدس کی وحیوں اور تقریروں کو لکھتا چلا آتا ہے۔ "بدر" موجود ہے۔ خود حضرت کی تصانیف ہیں۔ ہم کو ضمیمہ ریویو کی ضرورت ہی کیا ہے۔ فضول قومی روپیہ برباد ہوتا ہے۔

میں جملہ برادران سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ سوچ لیں۔ تب فیصلہ دیں۔ اگر آج دو ہزار پرچے ریویو کے ہم جاری کرانا چاہیں۔ تو منیجر ریویو ہم کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کہاں بھیجیں گے۔ کیا جنگلوں میں بھیجیں گے۔ اشاعت کی ترقی بتدریج ہوتی ہے۔ مزید ترقی کے لئے کیا جماعت احمدی ایسی بے غیرت ہے۔ کہ دولت کو قبر میں لے جائے گی۔ اس کام میں صرف نہ کرے گی۔

الراقم

ذوالفقار علی خان انسپکٹر۔ از میرٹھ

ریویو

رسالہ تشحیذ الاذہان

اس رسالہ جدیدہ کا اشتہار اخبار بدر میں احباب کئی ہفتہ سے پڑھ رہے ہیں۔ اس رسالہ کا پہلا نمبر یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگیا ہے۔ یہ رسالہ اول سے آخر تک دل چسپ اور قابل مطالعہ ہے۔ مگر سب سے زیادہ کمیاب اور بیش قیمت حصہ اس رسالہ کا وہ ہے۔ جو اس کے سب سے آخری صفحوں میں درج کیا گیا ہے یعنی حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح جو آپ گھر میں عورتوں کو دیا کرتے ہیں۔ اس ڈائیری کو صرف اسی رسالہ کا لائق اور قابل عزت ایڈیٹر ہی نباہ سکتا ہے۔ اور دوسرے کا کام نہیں۔ اس رسالہ میں اگر دوسری کوئی مفید بات بھی نہ ہوتی۔ تب بھی ان دو صفحوں کی خاطر یہ رسالہ اس قابل ہے۔ کہ اس کو سر آنکھوں پر رکھ لیا جاوے۔ لیکن اس کے سوائے دوسرے مضامین بھی مفید اور دل چسپ ہیں قیمت صرف ۱۲؍ ہے۔ اور رسالہ سال میں چار دفعہ نکلے گا۔ بہتر ہوتا کہ یہ رسالہ ماہواری ہوتا۔ عربی سیکھنے کے آسان فقرات کے واسطے بھی اس میں دو صفحہ رکھے گئے ہیں۔ اور وہ فقرات خود حضرت مسیح کی تصنیف ہیں۔ میرے پاس یہ رسالہ ریویو کیواسطے آیا ہے۔ مگر بجائے کسی ریویو کے اس کے متعلق اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ اس کے ایڈیٹر صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔

تصدیق بالرؤیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور جناب مفتی صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ ہوا ہے۔ کہ مین نے ایک رویا دیکھی تھی۔ مگر مین نے اوائل مین سُنا ہوا تھا۔ جیسا کہ دیہاتی ملاؤن اور مشائخ کا خیال ہے۔ کہ خوابون کو پوشیدہ رکھنا ثواب ہے۔ اور ظاہر کرنی مین ناکامی ہے۔ اس لئے مین نے خواب کو پوشیدہ رکھا۔ پھر جبکہ مین بیعت کرنے پر طیار ہوا تو خواب کو بیان کر دیا۔ مگر کسی اخبار مین مشتہر نہ کرا سکا۔ ایک دن احباب کی مجلس مین ہر ایک بھائی اپنی اپنی سرگذشت بیان کر رہے تھے۔ کہ کس کس نے کیا کیا نشان حضرت اقدس کا دیکھا۔ مین نے بھی اپنی خواب کا حال کہہ سُنایا۔ اس وقت ایک بھائی نے کہا کہ یہ خواب تو گواہی تھی۔ اور ایسی گواہی کو پوشیدہ رکھنا بڑا گناہ ہے۔ تم نے کیون اس کو مشتہر نہ کرایا۔ اب آپ کی خدمت مین بغرض تشہیر بھیجی جاتی ہے۔ برائے مہربانی اپنے اخبار گوہربار مین مشتہر فرما کر ممنون فرما دین۔ **رؤیاء**۔ تخمیناً چار سال کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ اس سے پہلے مین گلہ بانی کرتا تھا اور گاؤن سے باہر اپنے مویشی لئے رات دن رہتا تھا۔ میرے دل مین شوق ہوا کہ کچھ تعلیم حاصل کرون۔ اس غرض سے موقعہ پا کر مین تعلیم یافتہ آدمیون کی مجلس مین آنا شروع کیا۔ اور قاعدہ اردو بھی شروع کیا۔ اسی غرض سے مین مولوی محمد یٰسین صاحب کے پاس بھی آیا کرتا تھا۔ وہ میرے سامنے حضرت اقدس کی نسبت گفتگو کرتے رہتے تھے۔ اس طرح جس شخص سے بن پڑے۔ مین قاعدہ کا سبق حاصل کر کے بدستور باہر چلا جاتا۔ ایک دن مولوی صاحب محمد یٰسین نے ایک پرچہ اخبار کا مجھے دیا۔ اس کا مطالعہ کیا کرو۔ تاکہ کچھ مہارت ہو جاوے۔ اس وقت مین بعض حروف بھی پہچان نہ سکتا تھا۔ انہین ایام مین جب کہ گاؤن سے باہر مویشی خانہ مین رات کو تھا۔ تو خواب مین کیا دیکھتا ہون۔ کہ جو کہ میری اپنی زمین کے پاس ایک خشک نالہ ہے۔ اس وقت وہ دریا کی طرح بہ رہا ہے۔ ایک شخص مسمی عبد اللہ نے مجھے کہا ہے۔ کہ جس شخص کو تم مرزا صاحب کہتے ہو۔ وہ فلان جگہ بیٹھا ہوا ہے۔ مین اس سے دریافت کر کے ان کے پاس گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ سیّد مرزا شاہ ہے جو کہ ہمارے گاؤن کا باشندہ ہے۔ مین نے واپس آ کر مسمی عبد اللہ کو کہا کہ وہ تو مرزا شاہ سیّد ہے۔ مرزا صاحب تو نہین۔ اس نے قسم اُٹھائی کہ وہی مرزا ہے۔ مین پھر دوڑ کر گیا اور غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مرزا شاہ نہین کوئی اور شخص ہے۔ مین مُنہ سے نہ بولا۔ مگر پاؤن کی آہٹ کی تاکہ میری طرف متوجہ ہوون۔ پس انہون نے میری طرف دیکھا۔ مگر مجھ پر اس بزرگ کا کچھ رعب چھا گیا۔ مین نے سلام عرض کیا اور دریافت کیا کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین۔ انہون نے جواب دیا کہ مین پنجاب سے آیا ہون۔ پھر مین نے دیکھا کہ ان کی بغل مین ایک کتاب ہے۔ مین نے اس کتاب کا نام پوچھا انہون نے فرمایا۔ کہ اس کتاب کا نام انشاء قلمی ہے۔ پھر مین نے عرض کیا کہ آپ تو بڑے عالم سمجھے جاتے ہین پس یہ کتاب انشاء کس نے لکھی ہے۔ انہون نے جواب دیا کہ یہ کسی شخص کو دون گا۔ مین نے عرض کیا کہ مجھے بہت شوق ہے یہ کتاب مجھے ہی دیجئے پھر انہون نے جواب دیا کہ تم اس کتاب کو پڑھ نہین سکتے۔ مین دوبارہ سہ بارہ طلب کتاب کیا۔ پس انہون نے کتاب مجھے دیدی اور کہا کہ اس کو پڑھو اگر پڑھ سکتے ہو تو لے لو۔ مین نے کتاب لیکر پڑھنا شروع کیا اور ایک صفحہ کے قریب پڑھ کر سنائی اور معلوم ہوا کہ وہ کتاب انشاء کا غذات کارروائی عدالت بخط شکستہ ہے مین کتاب لیکر روانہ ہوا دو چار قدم چلا تھا کہ انہون نے پھر مجھے آواز دی اور بلا لیا کہ آؤ یہ کتاب مین تمہین پڑھا دون کیونکہ ملاں لوگ تم سے مخالف ہون گے اور تم کو نہ پڑھائین گے۔ پس مین واپس ان کے پاس گیا۔ تو قریباً ایک گھنٹہ کے عرصہ مین مجھے کتاب انہون نے ختم کرا دی۔ پھر ایک مٹی کی ڈولی جو کہ ان کے پاس پڑی تھی۔ انہون نے اٹھا کر مجھے دی کہ جاؤ اس دریا کے وسط سے بھر لاؤ۔ مگر ڈرنا مت تو ہرگز نہین ڈوبیگا پس مین گیا اور دریا کے عین وسط سے پانی بھر لایا اگرچہ مین دل مین ڈرتا بھی تھا مگر دریا کا زور معلوم نہ ہوتا تھا اس وقت سورج عصر کے مقام پر تھا۔ انہون نے پانی کا برتن مجھ سے لے لیا اور برتن مذکور کو سورج کے مقابل کر کے دیکھا۔ پھر فرمایا اب اس کو پی لو مین نے کہا کہ آپ پی لین۔ مین اس کو آپ کا جوٹھا کر لے لونگا۔ پھر فرمایا کہ نہین تم پی لو۔ مین سارا پانی پی گیا پس انہون نے فرمایا۔ اب جاؤ مین چلا آیا۔ اور اپنی چادر۔ جوتی۔ ڈولی مذکورہ اور مویشی لے کر اسی دریا سے گذرا اور کنارے پر پہونچ کر اپنے کپڑون کو نچوڑنے کی غرض سے پکڑا مگر کپڑے بالکل خشک مایہ دار معلوم ہوئی تو انہون نے مسکرا کر کہا ابھی اس کو یقین نہین آیا۔ حالانکہ مین اس کو کہہ چکا تھا۔ کہ تم خشک گذر جاؤ گے۔ مگر پھر بھی کپڑے نچوڑتا ہے۔ پھر مین بیدار ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو گاؤن مین آیا اور کتاب کارروائی عدالت پڑھی جس طرح کہ مینے رویا مین پڑھی تھی اسی طرح اس کو پڑھ لیا کوئی سوچ و رکاوٹ کی حاجت نہ ہوئی۔ پھر اخبار بھی صاف طور پر پڑھنے کی طاقت اسی دن سے ہو گئی۔ جن لوگون کو میری حالت اور لیاقت اور عبارت خوانی معلوم تھی وہ مجھ سے دریافت کرنے لگے کہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ایسی جلدی عبارت پڑھنے کی تجھے لیاقت ہو گئی مگر مین نے حال نہ بتایا بعد چندے مولوی محمد یٰسین صاحب کو کسی تقریب پر مین نے خواب سنا دیا۔ تو انہون نے یعنی مولوی محمد یٰسین صاحب نے کہا کہ جس شخص نے تجھے خواب مین تعلیم کی ہے اگر وہ سامنے آئے تو تم شناخت کر سکو گے۔ مین نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ تب انہون نے مجھے ایک کاپی دکھائی جس پر تین تصویرین عکسی تھین۔ کہ ان مین سے کس تصویر کے ساتھ وہ شکل ملتی ہے۔ مین نے ٹھیک حضرت صاحب کی تصویر پر نشان دیا۔ تب انہون نے کہا کہ بیشک یہی ہے ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر۔ پس مین نے اول بذریعہ خط بیعت کی۔ اور پھر جب دارالامان پہونچا۔ تو حضرت اقدس کا چہرہ مبارک دیکھ کر شناخت کر کے خداوند کریم کا شکر بجا لایا۔ اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔ **فالحمد للّٰہ رب العالمین**۔ اب مین آپکی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ اگرچہ اس خواب کی تعبیر ظاہر ہے لیکن یہ جو درمیانی باتین اور خواب مین سوال و جواب اور سورج دریا وغیرہ اذکار ہین۔ ان کا کیا مطلب ہوگا۔ اگر گنجائش ہو تو وہ بھی درج اخبار فرما دین امید ہے کہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ فقط۔

ایک غلطی کی اصلاح

گذشتہ جمعہ کی اخبار مین محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی کی بھیجی ہوئی ایک نظم بنام "پیدا شود" شائع ہوئی تھی۔ جہان تک دیکھتے تحقیقات کا دائرہ پھیلتا ہے۔ اس نظم پر غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظم الہامی نہین کسی شاعر کی طبع زاد ہے۔ اور اس نے اس کی عزت دینے کی لئے ایک بزرگ کامل سے منسوب کر رکھا ہے۔ ہر ایک پہلو پر غور کرنے سے یہ نظم الہامی ثابت نہین ہوتی۔ اصول و قواعد زبان دانی اور فصاحت و بلاغت سے بہت گری ہوئی ہے۔ اور اس کی تفصیل اسماء اور تعیین زمانہ اور الکل پچو تاریخی واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے مصنف کو نہ تو الہامی امور سے مس اور پیش گوئیون کے علم سے آگاہی ہی تھی تاریخین مین تو غلط اور واقعات ہین تو خلاف حقیقت صرف اتنا امر اس کی الہامی ہونیکی صحت پر دلیل ناطق نہین ہو سکتا۔ کہ جیسے اس مہدی کی نسبت پیش گوئی صحیح درج ہے۔ عیسیٰ و مہدی موعود کے متعلق پیشگوئیان اس قدر کثرت اور تواتر سے اسلامی لٹریچر مین موجود ہین کہ کسی شخص کا ان کو اپنی نظم و نثر مین درج کر لینا ہی صرف اس کی تصنیف کے الہامی ہونے پر دلیل نہین ہو سکتی جب تک کہ دوسرے قرائن اور شہادات اس امر پر گواہی نہ دین ہمین افسوس ہے کہ بدر جیسے باوقعت پرچہ مین یہ نظم غلطی سے شائع ہو گئی۔ والسلام۔ خاکسار معراج الدین عمر احمدی

اس نظم کے متعلق اور بھی بعض دوستون نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ یہ کیون درج اخبار کی گئی ہے۔ مین نے اس کو درج کرنے سے پہلے ہی خود لکھ دیا تھا کہ یہ صحیح اور اصلی نہین ہے بعض ناظرین نے یہ خیال کیا ہے کہ چونکہ اس نظم کے آخیر مین مسیح موعود کے ظہور کا سنہ دیا ہوا ہے اور وہ سنہ درست نکلا اس واسطے مین نے اس ساری نظم کو شاید صحیح یا الہامی سمجھ لیا ہے لیکن یہ بات درست نہین مین جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہون یہ نظم اول سے آخر تک ایک نقطہ بھی میرے نزدیک نعمت اللہ ولی کی تصنیف نہین ہے بلکہ جیسا کہ میان معراج الدین صاحب نے اوپر لکھا ہے کسی شاعر کی طبعزاد ہے اور شاعر بھی غالباً تیرھوین صدی عیسوی کے ابتدا کا ہے لیکن مین نے جس غرض کے واسطے اس نظم کو درج کیا تھا وہ غرض جیسا کہ مین نے اُس وقت بھی بیان کی تھی یہ ہے۔ کہ مسیح موعود و مہدی معہود کی تیرھوین صدی کے آخیر مین ظاہر ہونے کے متعلق علمائی ظاہر اور باطن مین اس قدر یقین قائم ہو چکا ہوا تھا اور جمہور اسلام مین یہ تاریخ مہدی کے ظہور کی اس زور و شور کے ساتھ مشہور ہو چکی تھی اور عام مسلمین مین یہ بات اس حد تک زبان زد خلائق ہو چکی تھی۔ کہ ہر ایک مصنف اور مولف جو اس مضمون کو لیتا وہ اس تاریخ کو پوری وثوق کے ساتھ اپنی تصنیف مین درج کرتا۔ اس تاریخ کا درست آنا اس نظم کا الہامی ہونا ثابت نہین کر سکتا لیکن اس نظم کا جعلی ثابت ہونا اور بھی اس امر کی وقعت کو بڑھاتا ہے کہ گذشتہ اولیاء اللہ نے مہدی کی ظہور کا جو وقت مقرر کیا تھا وہ اس قدر مشہور ہو چکا تھا کہ ایک جعلساز نے بھی اپنے زمانہ مین اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ (ایڈیٹر)

ثناء اللہ نے اپنا فیصلہ آپ ہی کر دیا

لیجئے راز بھی افشا ہوگیا

اپنا فیصلہ آپ کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے خودکشی کر لی ہے۔ یہ ہمارا منشا نہیں اور نہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ کبھی ایسا کریں۔ کیونکہ وہ تو ایک نہایت ضروری کام میں مصروف ہیں اور وہ کام اشاعت سلسلہ حقہ کا ہے۔ گو مخالفانہ رنگ میں ہی ہو۔ کیونکہ ابتدا سے یہ قاعدہ چلا آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرسلین کے وقت دو گروہ فوراً ہو جاتے ہیں۔ جو سعید ہوتے ہیں۔ وہ اس مرسل کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لاکر اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتے ہیں اور جو شقی ہوتے ہیں۔ وہ چونکہ اپنے شامت اعمال کی سبب اس لائق نہیں ہوتے۔ کہ خدا کے مرسل کے اصحاب اور ناصرین میں شامل کئے جائیں۔ اس واسطے ان کو اس کام میں لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنا وقت اور محنت اور زر خرچ کرکے اس تبلیغ کی مخالفت میں شور مچائیں۔ اور جس نے نہیں سنا۔ اس کو بھی سنائیں۔ اور جس کے کان تک تبلیغ نہیں پہنچی۔ اس کے کان تک بھی پہنچائیں۔ اگرچہ اس خدمت میں اعلیٰ درجہ کا حصہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے استاد الکل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی متوفی اور پھر مولوی اسماعیل صاحب علی گڈہی اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری لے چکے ہیں۔ جنہوں نے اس راہ میں اپنی جان بھی دے کر سلسلہ حقہ احمدیہ کی تصدیق میں ایک نشان پیدا کیا۔ اور غزنوی صاحبان اور پیر مہر علیشاہ صاحب وغیرہ وغیرہ ہیں۔ مگر ان میں سے بعض بیچارے مر کھپ گئے ہیں۔ اور بعض تھک کر رہ گئے۔ اس واسطے اب ان کی جگہ چند ایسے لوگوں نے لے رکھی ہے۔ جن کی وہ مثال ہے۔ کہ بلی کی پیچھے چوہے کی سلطنت۔ اور انہی بیچاروں میں ایک مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی ہیں۔ سو فیصلہ سے مراد اس جگہ یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے پوری صفائی کے ساتھ اپنی ایک ایسی کارروائی کا بذریعہ اپنے اخبار کے اقرار کیا ہے جس سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ آج کل اہل حدیث کا درجہ دیانت و تقویٰ کہاں تک بڑھا ہوا ہے۔ اور الفاظ اسلام۔ اور اہل حدیث کے ان لوگوں کے نزدیک کیا معنے ہیں۔ اور یہ لوگ علماء کے گدی نشین ہو کر علم دین کو کس طرح بدنام کر رہے ہیں۔ گو مولوی ثناء اللہ صاحب کے واسطے یہ کارروائی کوئی نئی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سے ایسے ہی کام کرنے کے عادی ہیں۔ اور نوجوان اہل حدیث نے زمانے کے پالیسی باز رنگ کی طرح اسلام کو بھی ایک پالیسی باز اور پولوس منش کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ تاہم یہ کارروائی اس کی پہلی کارروائیوں سے کچھ بڑھ کر ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ دسمبر کے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک تقریر میں احمدی اور غیر احمدی میں فرق بتلایا تھا۔ اور اس تقریر کو ان الفاظ سے آپ نے شروع کیا تھا۔

"کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور باقی عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں"

یہ مضمون اخبار بدر مورخہ ۲۶۔ جنوری میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس دیانت اور امانت کے ساتھ جو آج کل کے مولویوں کا شیوہ ہے۔ مضمون کے شروع میں سے الفاظ "کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا"۔ اور مضمون کی آخر میں سے "سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں" صاف اڑا دیا۔ اور درمیانی الفاظ لے کر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا اور پبلک کو ایک صریح دھوکا دیا۔ اور شور مچایا۔ کہ دیکھو مرزا صاحب نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ ان کے اور ہمارے درمیان صرف مسئلہ وفات مسیح کا فرق ہے۔

جب اس پر میں نے اخبار بدر میں پھر مضمون لکھا اور مولوی صاحب موصوف کی خیانت صریح کو لوگوں پر ظاہر کیا تو پہلے آپ نے اخبار اہل حدیث میں یہ نوٹ لکھ مارا۔ کہ اس میں ایک راز ہے۔ جو پھر ظاہر ہوگا۔ یہ نوٹ لکھ کر کوئی تین چار ہفتہ تک تو آپ بغلیں جھانکتے رہے۔ کہ اب کیا کریں۔ ایسی بے ایمانی کی کالک کو کس طرح چھپائیں۔ مگر شکر ہے۔ کہ بہت سوچ بچار کی بعد اس سیاہی کو چھپانے کی آپ کو راہ مل گئی۔ گو وہ راہ ایسی ہے۔ کہ کوئی ایک سیاہ داغ کو چھپانے کے واسطے سارے منہ پر ہی کالک مل لے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "ہم نے تسلیم کیا۔ کہ وہ قول جو مرزا صاحب کی طرف ہم نے نسبت کیا۔ وہ درحقیقت ان کا نہ تھا۔ مگر ان کی دیگر تصنیفات سے ثبوت بھی دیدیا"

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ نے پرچہ اہل حدیث میں دیگر تصنیفات کا حوالہ دیا تھا۔ یا خاص اس تقریر کا حوالہ دیا تھا۔ یہاں تک کہ اخبار کی تاریخ بھی لکھدی تھی۔ جس میں وہ چھپا تھا۔ اور اخبار بدر کے باقی الفاظ بھی بعینہٖ نقل کئے تھے۔

اور آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہ کارروائی ہم نے اس واسطے کی کہ تا معلوم ہو جاوے۔ کہ بدر کا ایڈیٹر مرزا صاحب کا حکم مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ اہل حدیث وغیرہ کو جواب مت دیا کرو۔ یہ عذر بھی آپ کا بدتر از گناہ ہے۔ دیکھئے اخبار اہل حدیث کی پیشانی پر کیا لکھا جاتا ہے۔

ما اہل حدیثیم دو غا را نشناسیم
صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

شاید آپ کے نزدیک کسی کے کلام میں تحریف کرکے الٹے معنے کر لینے دغا میں داخل نہیں۔ اور اخبار بدر کے ایڈیٹر کے ایمان کی تحقیقات کی آپ کو اتنی فکر ہوئی۔ کہ اس کے تابع فرمان مسیح موعود ہونے یا نہ ہونے کے واسطے آپ کے مذہب میں حیلہ و فن بھی جائز ہو گیا۔ اور ساتھ ہی صد شکر بھی قائم رہا۔

شاباش! ابو الوفا شاباش۔ پہلے تو اہل حدیث کے لیڈر اور ایڈوکیٹ مولوی محمد حسین صاحب تھے۔ مگر اب یہ لقب تجھ کو ملنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تجویز جو تجھ کو سوجھی ہے اور کسی کو نہ سوجھی تھی۔ کہ اخبار کے سرے پر لکھدے۔ کہ ہمارے مذہب میں دغا اور فن جائز نہیں۔ اور اخبار کے اندر اس کا نام راز رکھ دے۔ پر آپ بات کو ٹالنے کے واسطے اور بے شرمی کو دور کرنے کے واسطے مولوی غلام دستگیر اور اسماعیل علی گڈہی کے مرے ہوئے مردے اکھیڑنے لگے ہیں اور مجھے چیلنج کرتے ہیں۔ کہ یہ ثابت کرو۔ اور وہ ثابت کرو۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ بھلا اب ان باتوں سے کیا بنتا ہے۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہیں

درخواست دعا

جملہ برادران احمدی خاکسار کے لئے دعا فرماویں کہ خدا کریم مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی اطاعت کی توفیق دے اور روحانی ترقی عطا فرماوے۔ خاکسار محمد حسین کاتب اخبار بدر

عام اخبار

جنرل غلام حسین سپہ سالار افواج اسمار، بیمار تھا۔ جلال آباد مین فوت ہوگیا ہے۔

صاحب امیر کابل دورہ کونار سے واپس آئے۔ جلال آباد سے واپسی کی ہنوز خبر نہین ہے۔

پنجاب مین گورہ فوج کی جفاکشی مین اول تے ۱۰ میل فاصلہ ۱ گھنٹہ ۵ منٹ مین طے کیا۔

راجپوتانہ کے خیراتی کامون پر قحط زدہ بقدر چھ ہزار بڑھ گئے۔ ایک لاکھ ۴ ہزار نوسو ہین۔

الور مین بہی تین خیراتی کام جاری کئے گئے۔ وسط ہند مین بھی تعداد قحط زدگان بہت ہے۔

رہتک مین چار دن کامون پر ۵۰۰۰، قحط زدہ مصروف ہین ہفتہ سابق مین ۹۴۶ تھے۔

لارڈ کرزن صاحب ایشیاٹک سوسائیٹی بنگالہ کے آنریری ممبر مقرر کئے گئے ہین۔

حضور پرنس آف ویلز نے کوہ مسوری پر متصل گرجہ کے ایک پیڑ بطور یادگار لگایا ہے۔

سوڈان مین کریمہ ابوحامد ریلوے جاری کی گئی۔ صوبہ ڈنگولہ بحیرہ قلزم پر کشادہ ہوگا۔

مراکو کانفرنس مین پولیس کے سوال پر آسٹریا کے ڈیلی گیٹ نے ایک تجویز پیش کی۔ ناگوار ہے۔

مطلب یہ کہ مراکو مین سپین و فرانس کی پولیس رہے۔ لیکن ایک ڈچ انسپکٹر جنرل کے ماتحت رکہی جاوے۔

جرمن ڈیلی گیٹ نے اس کی تائید کی اور کہا کہ چین و مقدونیہ مین بہی ایسا ہی انتظام خاطر خواہ ہے۔

ڈچ کا انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کرنا فرانس کو نامنظور ہے۔ اس کا فیصلہ اب قریب نظر آرہا ہے۔

گورنمنٹ ایران پر واضح کیا گیا ہے۔ کہ یہ وہ معاملہ ہے۔ جس کا اپیل برٹش فارن آفس ہی سن سکتا ہے۔

یہ معاملہ ایسا نہین ہے۔ کہ ہیگ کی پنچایتی کانفرنس مین پیش کرین۔ امید کہ زیادہ طوالت نہ ہوگی۔

برٹش شاہزادی اینہ کیتھلک مذہب اختیار کرکے ہمراہ اپنی والدہ کے سپین سے واپس لنڈن پہنچ گئین۔

اب شاہ سپین کے ساتھ شادی کی تیاریان ہین۔ اس کے بعد پرنسس اینہ کا نام ملکہ وکٹوریا قرار پایا۔

ترکی ٹوپی اجلاس ہائی کورٹ مین سیلون کی

ہائی کورٹ مین اس بات پر گرم بحث پیدا ہوئی ہے۔ کہ آیا کسی مسلمان بیرسٹر کو ترکی ٹوپی پہنکر اجلاس مین حاضر ہونے اور پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت نہین ہے۔ ایک بیرسٹر محمد کریم عبدالقادر ترکی ٹوپی پہن کر اجلاس مین داخل ہوا۔ تو ججان نے روکدیا۔ مسلمان بیرسٹر نے عذر کیا۔ کہ اسلام مین کسی مجلس مین ننگے سر رہنا خلاف شریعت ہے، اور وہ ننگے سر عدالت مین نہین رہ سکتے اس مین سراسر خلاف مذہب خیال کرتے ہین۔ انہون نے عذر کیا کہ ہندوستان کے ہائی کورٹون مین اس کی بندش نہین ہے۔ تب یہان کیون ننگے سر پر مجبور کیا جاتا ہے ججان سیلون نے مشورہ کرکے قرار دیا۔ کہ ہندوستان کی ہائی کورٹون مین اس کی بابت ایک دستور نہین ہے۔ کہین اجازت ہے اور کہین اس کی اجازت نہین ہے۔ مسٹر عبدالقادر نے اس کی بابت بمبئی ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس طیب جی سے دریافت کیا۔ انہون نے صاف تحریر فرمایا ہے۔ کہ بمبئی ہائیکورٹ مین تمام مسلمان ایڈوکیٹ ترکی ٹوپی پہنتے ہین۔ ایسے ہی ہندو ایڈوکیٹ اور پارسی ایڈوکیٹ بھی سر پر دیسی لباس رکھتے ہین۔ وہ ہرچند دیگر لباس مین فرنگی طرز اختیار کرتے ہین۔ لیکن ننگے سر نہین رہتے۔ اور اس پر کبھی اعتراض نہین کیا گیا ہے۔ مسٹر جسٹس طیب جی خود اپنی بابت بھی لکھتے ہین۔ کہ جب وہ ہائی مین ایڈوکیٹ تھے۔ برابر پگڑی اور بوٹ پہنکر عدالت ہائی کورٹ مین چارہ جوئی کرتے تھے۔ اور عدالت کی طرف سے کبھی اس طرف توجہ نہین کی گئی۔ کسی جج ہائی کورٹ کو اس کا نقص نہین سوجھا۔ اور کبھی اعتراض نہین کیا گیا ہے مسٹر جسٹس طیب جی نے ان مسلمان بیرسٹرون کے نام بہی دیدیئے۔ جو ٹوپی یا پگڑی اور نیز بوٹ پہنکر عدالت ہائی کورٹ مین پیروی مقدمات کرتے ہین۔ ایسی صورت مین وہ حیران ہین۔ کہ سیلون کے ججان کو اعتراض کیسے سوجھی ہے بخلاف اس کے معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ہائی کورٹ کلکتہ مین اس کی ممانعت نہین ہے۔ یہان پر تمام ایڈوکیٹون اور بیرسٹرون کو برہنہ سر آنا اور پیروی مقدمات کرنا پڑتا ہے۔ سیلون مین اس کی بابت بڑا ایجیٹیشن پھیل رہا ہے۔ اور وہان تمام آبادی کے لوگ مسٹر عبدالقادر کی حمایت مین ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ مسلمانون کو ننگے سر چارہ جوئی کرنے کی ابتری سے محفوظ رکہین۔ اور اس کی بابت ولایت مین بہی فریاد کی جاویگی۔ بشرطیکہ یہان کی مزید شنوائی مین پہلوتہی کی جاویگی۔

انبالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ ایام محرم مین تعزیہ کے لیجانے کی بابت ایک ہنگامہ تک نوبت آئی۔ مسلح پولیس کی کمک نے بروقت پہنچکر اس کو دبادیا۔ حتی کہ جنگی فوج کے منگوانے کی ضرورت پیش آئی۔ لیکن اس کے پہنچنے تک فساد فرو ہوچکا تہا۔ سنی لوگون نے ایک تعزیہ بنایا تہا اور وہ اس کو اس رستے سے خواہ مخواہ لے جانا چاہتے تھے۔ کہ جہان سراسر ہندون کی ہی دوکانین دو طرفہ پائی جاتی ہین۔ حالانکہ جو رستہ تعزیون کے گذر کے لئے سرکاری طور پر قرار دیا گیا تہا۔ اس مین وہ بازار شامل نہین تہا۔ مسلمان لوگ زور دیتے تھے۔ کہ ضرور اسی طرف سے تعزیہ گذارین گے۔ حالانکہ سرکاری لیسنس (اجازت نامہ) مین وہ بازار شامل نہ تھا۔ لیکن اس کی کچھہ پرواہ نہ کرتے تھے تعزیہ کے ساتھہ خلقت کا ہجوم بے شمار تہا۔ اور ہرچند پولیس نے بازر رکھنے مین تمام زور صرف کردیا۔ لیکن وہ لوگ ایک نہین مانتے تھے۔ اور اپنے ارادے پر ڈٹ رہے تھے۔ کہ ضرور ادہر ہی سے تعزیہ لیجائین گے۔ تعزیے کے ہمراہ انبوہ خلائق بڑھتا جاتا تہا اور (بقول انگریزی اخبار) وہ چاہتا تہا۔ کہ پولیس پر طاقت کا وار کرے۔ لیکن اس مین ناکام رہے پچھلے سال بہی یہان پر ایک فساد برپا ہوا تہا۔ اسی خیال سے بنظر احتیاط ایک دستہ مسلح پولیس کا بہی ڈیوٹی پر تعینات کیا گیا تہا۔ اس مسلح پولیس کو دیکھکر خلقت اور بہی پرجوش ہوگئی۔ اور اپنے جوش کو ضبط نہ کرسکی وہ لاٹھیان لیکر مسلح پولیس پر ٹوٹ پڑے اور جن کے پاس لاٹھیان نہ تہین۔ وہ اینٹ پتھرون سے وار کرتے تھے۔ مسلح پولیس نے اس نازک وقت پر قابل تعریف طاقت برداشت کا ثبوت دیکر غلبہ پایا۔ یعنے بلوائیون کو بڑھنے نہ دیا۔ عین اس موقعہ پر مسٹر ٹیپل صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس بہی ایک اور دستہ مسلح پولیس کی فوج کا لیکر موقعہ پر پہنچے۔ اور تب بلوہ ہاتھون ہاتھ فرو ہوگیا۔ جنگی فوج بہی منگوائی تہی۔ لیکن جیسا کہ لکھہ چکے ہین۔ اس کے آنے پر بلوہ فرو ہوگیا تھا۔ تمام افسران ضلع و دیگر عہدیداران نے تعزیون کا جلوس شہر کے صدر بازار سے گذرتا ہوا دیکھا۔ اب بالکل امن امان ہے۔ اور بلوہ کی پاداش ۱۹ آدمی پکڑے گئے ہین۔

ایک شہادت

مکرم بندہ! اگرچہ مین ایک عیسائی مت کا سٹوڈنٹ ہون لیکن تاہم مین انصاف کی رو سے آپ کو آپکے سکول تعلیم الاسلام کی نسبت مبارکباد دیتا ہون اگر اس مین ایسے ہی سٹوڈنٹ جیسا کہ مین نے میان سعید احمد صاحب کو پایا ہے۔ مین نے بہت سے سٹوڈنٹ دیکھے ہین اور بہت سارون سے مذہبی معاملات کی نسبت میری بحث ہوئی ہے۔ لیکن جیسی کہ طبع رسا اور منہ پھیر دینے والی تقریران کی ہے کبھی نہین دیکھی

طاہر کیتھلک سٹوڈنٹ سیالکوٹ چھاونی

اطلاع۔ اخبار بدر کی روانگی کیواسطے جمعہ کا دن مقرر کیا گیا تہا لیکن تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ جمعہ کے دن کارکنان مطبع کو اخبار کی روانگی مین مشغول رہنے کی سبب نماز جمعہ کی طیاری مین دقت ہوتی ہے اس واسطے آئندہ اخبار بجائے جمعہ کے جمعرات کو نکلا کریگا۔ اور ہفتہ آئندہ کا اخبار معمول سے ایک دن پہلے آپ کو پہنچیگا۔ اور آئندہ انشاء اللہ ہر جمعرات کو اخبار نکلا کریگا۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس قدر چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی دفعہ سے اپنا جادو دکھانا شروع کر دیتا ہے۔ جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸/ ہے

منجن دندان۔ لو اب کسی کو امراض دانت و داڑھ درد دانت کی تکلیف نہیں دیکھنی پڑے گی کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ میں درد ہو یا دانت کے مسوڑھے میں ورم ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں کیڑا لگ گیا ہو۔ مریض پھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں رہتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو چھ ماہ کو کافی ہے۔ صرف ۸/

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ وہ اسم بامسمیٰ ہیں جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر یا ضعیفی نے قوت کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے احتیاطیوں نے بیکار بنا دیا ہے۔ وہ اگر ان حبوب کو استعمال کریں۔ یہ نہ کہیں کہ آپ کیوں کمزوری کی کمزوری کے شاکی ہو۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ بس کمزور کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۸/

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ اعجاز مقام گلاب گڈھ ضلع گوجرانوالہ

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کے رائیں اور واقعات نہایت معتدل اور منصفانہ بحالی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۸/ روپے چار روپیہ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور معقول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے کئی گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲/ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے۔ جو گھر میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ ہستوں کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر نئے کو کام کا بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے ۱۲/

۲۔ حلوائے سوصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے فی سیر تین روپیہ ۳/

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک ۱۲/

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے ۱۲/۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند جالا۔ پھولا۔ بسل۔ خارش چشم۔ رہنا آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (پرچین) کے لئے از بس مفید ہے۔ فی تولہ ۴/

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کو نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی ۱۲/

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سندانوالیہ۔ بازار کسیرگان

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ لیکن ۸/ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸/ فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۲۵ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ و مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی ۸/ علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔